ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و ور آخر مہدی آخر زمان

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۳۱)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین عـہ/ — قادیان مین عـہ/ — فی پرچہ ۲/ — گورنمنٹ — افریقہ للعہ/

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلاء مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہو اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدم دوری از آن عالی جناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شدہ با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زد ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ مد قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے	صر
معاونین درجہ دوم جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے/
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا - رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے -

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - ا - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہو نکا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

مشنریون کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریون کا ایک جلسہ ۷ مئی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ اس مین لنکون کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے مگر سچ یہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو مان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہند چین جاپان مین اتنی مدت سے مشن ہائے کام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈمن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعت کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تہا اور بہاگ گئے تھے لیکن آخر کار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائیت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہو گئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری برونگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادری صاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر ونتاچی کے پادری جے۔ ایچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب زیر ضمانت ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اُسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جاکر اسے پستول سے مار ڈالا۔ پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیل خانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچ گئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوت کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آمس صاحب سے جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سپٹر کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرۂ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمار باز پادری شہر نیو یارک کے کوچہ انیسٹ کورٹ سٹریٹ ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تہا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمار خانہ بنا یا ہوا ہے۔ آخر کار ایک دن پولیس نے اچانک جاکر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قمار بازی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولی ڈو کے پادری ہولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتون مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تہا جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہش مند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تہا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اُس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار شمار نہ ہو ئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

ڈائری

القول الطیب

۵ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ فرمایا مین

آجکل کا فقر اور فقراء

تعجب کرتا ہون ۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہین ۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہین رکھتے ۔ اصل دین سے بالکل الگ ہین جس دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہین اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہین ۔ توجہ انتہ دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت مین شامل کرتے ہین ۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہین بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتین ہین اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتون اور ان کی مشق مین ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے اصل فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے ۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے ۔ اس کی یا تو پرواہ نہین کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہین جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے ۔ اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتون مین لگاتے ہین جو خدا اور رسول نے نہین فرمائین ۔ ایک ذکر آرہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے ۔ بعض آدمی ایسی مشقتون سے دیوانے ہو جاتے ہین اور بعض مر ہی جاتے ہین جو دیوانے ہو جاتے ہین اکثر جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہین ۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہین خود ہی مقرر فرما دی ہین وہ کچھ کم نہین ۔ خدا تعالیٰ ان باتون سے راضی ہوتا ہے ۔ کہ انسان عفت اور پرہیزگاری اختیار کرے ۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے ۔ دنیوی کدورتون سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے ۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزون پر اختیار کرے ۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے ۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے ۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف مین خدا تعالیٰ نے اپنے بندون کی تعریف مین فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہین اور اس کی قدرتون مین فکر کرتے ہین ۔

ذکر اور فکر ہر دو عبادت مین شامل ہین ۔ فکر کے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے ۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل ۔ سورج اور چاند ستارے اور سیارے ۔ سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہین ۔ فکر سے [illegible] کو بڑھاتا ہے ۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد مین اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہین اسی پر کسی نے کہا ہے ۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر ۔ آجکل کے لوگون مین صبر نہین ۔ جو اس طرف جھکتے ہین وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہین کہ چاہتے ہین کہ پھونک مار کر ایک دم مین سب کچھ بنا دیا جائے ۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہین کرتے ۔ کہ اس مین لکھا ہے ۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والون کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا مین مصروف ہوتا ہے تو اس مین اس کے دل مین رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے ۔ تب وہ فرشتون کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے ۔ ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتین اپنے اندر داخل کر لی ہین ۔ بعض نے ہندوؤن کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہین اور ان کو ہی مقدس خیال کیا جاتا ہے ۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا ۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا ۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ مین ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہون جو بہت ہی قیمتی ہے ۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پُر تاثیر ہے ۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت ۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہین ۔ وہ پاک کلام جس مین ہدًی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہین ۔ انسان کے ایمان مین ترقی تب ہی ہو سکتی ہے ۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجورین جمع کرتا تھا ۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے ۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہون ۔ آپ نے فرمایا کہ کیا توکل کے خدا پر ایمان نہین رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی ۔ ہر کسی کو نہین فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت

ایک شخص نے عرض کی کہ مین پہلے فقرا کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی شغل ریاضتین انہون نے مجھ سے کرائین ۔ اب مین نے آپ کی بیعت کی ہے ۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے ۔ فرمایا سنئے سب سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو ۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو اور احکام شریعت پر عمل کرو ۔ انسان کا کام یہی ہے ۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہین جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے ۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے ۔

اختلاف فقہاء

فرمایا ۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ مین اس قدر اختلاف ہے ۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے ۔ کہ اس مین اختلاف ہے ۔ جیسا کہ لاہور مین ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا ۔ کہ مریضون اور ان کے لواحقین کی اس ملک مین رسم ہے ۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتی ہین ۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد ۔ تو مین نے اس کے جواب مین ایک بات رکھی ہوئی ہے ۔ مین کہدیا کرتا ہون کہ اختلاف ہے ۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہین ۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیون کا ہے ان مین سے آپس مین اختلاف ہے ۔ پھر خود امام ابو حنیفہ کے اقوال مین اختلاف ہے ۔

آجکل کے پیرون کے مرید

فرمایا ۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتون کو مرید بناتے ہین ۔ بعض ہندوؤن کے پیر ہوتے ہین ۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریون پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہین صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہین ۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہون اس مین کوئی حرج نہین سمجھا جاتا ۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا ۔ تو آنحضرت ابو جہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے ۔ وہ اپنے بتون کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی ۔ مگر یہ باتین بالکل گناہ ہین ۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے (یہی لفظ ہیں واللہ اعلم)

(۲) اِنّی مُھِینٌ مَن اراد اھانتک - اِنّی معین من اراد اعانتک -

(۳) اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہیں اور اُسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دونگا۔ گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

میاں عبد الغنی صاحب افسر فراشخانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبد الحی صاحب عرب مؤلف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منعقد فرمایا ہے اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں

جناب ابو سعید عرب صاحب آب و ہوا کی تبدیلی کیواسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں اور ان کے ۲۷ جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہیں - آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال - سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرمادیں۔

(۲) سوال - طاعون زدہ مقاموں میں سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے - اس کا کیا جواب۔

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد - احادیث صحیحہ میں پارچہ ریشمی حریر وغیرہ کا پہننا مردوں کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے - قرآن مجید کی ہے - پس اگر قرآن مجید میں ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہیئے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم - ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - حرمت پارچہ حریر ریشم کی احادیث یہ ہیں - (۱) انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ یعنے ریشم حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں - رواہ مسلم اس حدیث سے بھی مردوں کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے دوسری حدیث مسلم میں یہ ہے - لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ یعنے مت پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے - کیونکہ جو شخص دنیا میں اس کو پہنے گا - تو آخرت میں اس کو نہ پہن سکے گا - طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام میں گئے - یہانتک کہ مقام سرغ میں پہونچے تو آپکے پاس امراء فلسطین - اردن دمشق - حمص اور قنسرین کے آحاضر ہوئے انہوں نے آپ سے کہا کہ ممالک شام میں وبا طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہوں نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپنے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہیں چاہیئے بعض نے کہا کہ آپکے ہمراہ کچھ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے میں نہیں آتا کہ انکو آپ وبائے طاعون کے محل میں لیجاویں - پھر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور ان سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بھی ویساہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تھا تب بڈھوں قریش کو جو تجربہ کار تھے بلایا - جو قبل فتح مکہ کے اسلام میں داخل ہوئے تھے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون میں نہ جاویں اور یہاں سے لوٹ جائیے پھر حضرت عمرؓ نے منادی کرائی کہ صبح کو فلاں ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کرینگے اور وہیں ٹھہرینگے پس صبح کو آپنے وہاں سے کوچ کیا اور اوسی اونچے مقام میں جا ٹھہرے تو حضرت ابو عبیدہ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ! کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے تم بھاگتے ہو تو آپنے حضرت عبیدہ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو میں ٹھیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند رکھتے تھے) اور پھر ان سے فرمایا کہ ہاں ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہیں مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یعنی یہ ہمارا پھرنا بھی تقدیر اللہ سے باہر نہیں ہے اور ایک دلیل عقلی بھی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹوں کو تو سبزہ زار میں چراوے تو یہ بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے اور خشک طرف میں اونٹوں کا چرانا بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالےٰ نے تجھ کو عقل بھی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹوں کو سبزہ زار ہی میں چرائیگا اس سے یہ نتیجہ ثابت ہوا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے - کہ

معذرت - اس نمبر میں بھی صفحہ ۹ و ۱۰ نہیں چھپ سکا اور نیز صفحات ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ کی بجائے غلطی سے ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ سے لیکر ۲۰ تک چھپ گئے ہیں - ناظرین درست کرلیں - منیجر

عملی نمونہ دکھاؤ

ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح مین یہ نظارہ ان آنکھون دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۱۲ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت مین مسلمان نہین ہوتی۔ کیاکرون مین قول سے بہتیرا سمجھا چکاہون۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظون سے اتنا اثر نہین ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئین نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اُٹھین اب تم وہ نہین رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا۔ کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلین گے۔ حدیث مین آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خودبخود مجذوب ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس مین ایسے نرم وعمدہ سلوک کی ہدائت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہین ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہین ہونا چاہیئے۔ خداتعالیٰ جب کسی دل مین تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کر دیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہین جاتی اور لطیف پیرائے مین نصیحت بھی کرتے رہین مگر سختی نہ کرین۔ اسے سمجھائین۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہین وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہ باتین جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہین۔ ہم ان مین اخلاص کی خاص روح پیدا کرنا چاہتے ہین اور ان کے اثر جو مرتب نہین ہوتے۔ ہم چاہتے ہین کہ ایسے طور سے ادا کئے جاوین۔ کہ ان مین اثر پیدا ہون۔ عقیدہ مین یہ بات ہے کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیون کی طرح فوت شدہ مانتے ہین اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر درد والم مین تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑگئی۔ مگر یاد رکھو ان وعظون سے کچھ نہین بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔

ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہین مگر خاک بھی اثر نہین ہوتا کیون؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہین۔ ان کا خود اس پر عمل نہین۔ جتنے پیغمبر دنیا مین آئے۔ ان مین سے کسی نے بھی وعظون پر اتنا سر نہین مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر لانے کی کوشش کرو۔

اکمل آف گولیکی

قبر عیسیٰ

مکرمی حضرت صادق الاثناء مفتی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین بباعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر مین قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبرون پر سجدہ کرنے والے دیکھنے مین آئے مین جمعہ کے روز سرینگر مین پہنچا تھا۔ اسی روز اپنے دو ہمسفرون کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روائت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہین سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ مین نے ہمراہیون کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے مین نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہان ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہایت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہم کو آواز دی کہ ادھر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یون گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسےٰ کی قبر نہین بلکہ سید نصر الدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہین۔ میرے ساتھیون کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہو گیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہین کہ مسیح کی قبر ہے۔ پس مین نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی مین اس پر جرح کرتا ہون مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہین مانین گے۔ انہون نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ مین نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہین جتنی اس شخص کی۔ جب آپنے اس پر کوئی دلیل نہین مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہین۔ آپ بے دلیل ماننا تو کیا با دلائل بھی نہین مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہین میری جرح۔ سید نصر الدین کون تھے اور آپکا سن ولادت و وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ مین لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصر الدین ایک بزرگ تھے۔ سن ولادت معلوم نہین پانسو برس گزرے کہ فوت ہو گئے۔ سوال یوز آسف کون تھا۔ جواب۔ ان کا غلام تھا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہین اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہون نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانون نے کیون اس واقعہ کو نہین لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہین۔ ہندون نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصر الدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے ہین تو پھر ہندون کو یہ روائت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑھاوے کھاکھا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیون کی سلطنت تھی۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ مین نے ساتھیون سے کہا کہ چلو۔ انہون نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہو گئے۔ مجھے چونکہ شوق تھا۔ خان یار کے محلہ مین چلا گیا اور سید نصر الدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہین پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستے سے مین کئی دفعہ گذرا تھا وہان ذرا بڑھکر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت ییس نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ مین اندر گیا۔ تو کیا سنا مین خدا کی قسم کھاکر کہتا ہون۔ کیونکہ مین نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہون اور سچ سچ کہتا ہون کہ اس عورت نے کہاکہ یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابو سعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس
ریاست جمون و کشمیر

(مسلسل صفحہ ۳)

آخری مرحلہ

۲۱ر جولائی ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اس کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ آخری مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے براہین احمدیہ کے آخر میں وحی الٰہی درج ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا۔ وہ یہی فتح ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ایسے امور ظاہر کرے گا۔ کہ لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ اب آخری فیصلہ ہے۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پُرانا الہام ہے۔

لا تنقطع الاعداء الا بموت احد منھم

ترجمہ۔ دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ فرمایا۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا۔ ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبد الحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں جگہ گیا تھا اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بر وقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا۔ فرمایا۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض جلد باز لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اسدن اس کی حالت وہ تھی۔ جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو۔ بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔

موت کو یاد رکھو

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذّت نہیں آتی۔ فرمایا۔ کہ موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے۔ اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو۔

سلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہمکو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ تم نے ان کے سلام میں سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں۔ اس کیواسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ۔ ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہم نے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم۔ اسیوقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ باقی سب رسمی سلام ہیں

چکڑالوی لوگ غور کریں

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک فقہی مسئلہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے۔ حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس قسم کا خیال دل میں لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا۔ وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا۔ آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے تحت تھے۔ اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیوں اُترتا۔ یہ لوگ بہت بے ادب ہیں۔ کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے۔ کیونکہ چکڑالوی مراوی جو معنے قرآن کے کرے۔ اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدّد ہو۔ مگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ ہے۔ ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے۔ پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے۔ جائے استاد خالی است۔ چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ کیا قرآن محتاج ہے۔ اے نادانو! کیا تم بھی محتاج نہیں اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو۔ کہ قرآن کو پڑھو۔ سمجھو اور سیکھو۔ جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو۔ تو قرآن شریف کیواسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسجد کا مُلّاں ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہو دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کیواسطے بھی آدمی مقرر ہیں حالانکہ اس میں کوئی ایسے معارف اور حقائق نہیں۔ جیسے کہ خدا کی پاک کتاب میں ہیں۔ یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہیں۔ جو لوگ آنحضرت کا اتباع نہیں کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے۔ شیطان شیطان اسیواسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہیں۔ آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ان باتوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا۔

بدر خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی و چند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہو گی۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہون گی۔ فقط

میری پیاری بہنون! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپ سے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین۔ پس مین بھی کیسے خاموش رہ سکتی ہون تم دیکھتی ہو کہ آج کل دنیا پر تباہی و بربادی آرہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیزون کو ہم سے جدا کر رہی ہے۔ زلزلے الگ قیامت ڈہا رہے ہین اور بہے ہوئے مکان گرا رہے ہین۔ موسم کی یہ کیفیت ہو کہ جب مینہ کا وقت نہ تہا تو ایسا کھل کر برسا! کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کر دیا اگر کچھ کسر تہی تو ژالہ باری نے پوری کر دی۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی ۱۰ من پختہ) ہوتا تہا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب کہ کہانے کے کام کا نہین اب ساون کا مینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جہلستا ہے۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین سونے وہ دامن پھیلایا ہو کہ کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین۔ کئی محلے خالی ہو گئے۔ آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بس عدالتون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کر رہے ہین۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بھی آرام ہو۔ سب کا قدم ادگا رہا ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئی بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگردان ہین۔ دین کا کچھ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین بس فکر ہے تو دنیا کا۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا۔ سو مین سے دو عورتین بھی نمازین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی تقوے و طہارت سے کسی کو کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑہتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا۔ ؎

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتا ہے مرے سوسو ابال

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی ایسی بے پرواہی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالیٰ نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغی و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین۔ بلکہ اس کا ایک ادنیٰ نمونہ طاعون ہے۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامون مین بھی جہنم کہا گیا ہے۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے اذکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کر کے خشیۃ اللہ اختیار کرین۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ کہ آجکل ہم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بھیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین اسے ایذائین نہ دین عذاب نہین دئے جاتے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر اسیوقت جب وہ ظالم ہون یعنے اللہ اور بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین۔ عذابون سے چھٹکار کی بھی کوئی صورت ہے یا نہین۔ ضرور ہونی چاہئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے۔ ماکان اللہ لیعذبھم و انت فیھم وماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کر رہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آئندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدواللہ واتقوہ واطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام و رسول کی) اطاعت کرو۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچا لیگا۔ پس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ایک تو خدا تعالیٰ کے حضور مین استغفار کرنا چاہئے اور تقوے سے زندگی بسر کرنی چاہئے اور اس کے حکمونکی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کر دینا چاہئے اور وقت کے رسول کی اطاعت۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (الٰہی اس عاجزہ کو بھی توفیق دے) ایک اور علاج ہے۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے ہین وہ صدقہ ہے۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کر کے اصلاح کرنی چاہئے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگون مین اپنے بہائیون اور خاوندون کے ساتھ کام کرتی تہین۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہئے۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹھا دین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین۔ مین چاہتی ہون۔ کہ ہم عورتین بھی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندھتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکھدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بھی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان مین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہو سکتی ہے۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین۔ اس طرح ہر روز ان کے گھر سے خیرات نکل کر امن و عافیت کی پہرہ دار بنے گی۔ یا الٰہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہر جگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں۔ کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجاۃ کا ثمرہ کھلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا۔ دیکھو عبرانیون ۱۰ باب ۲۶ آیت۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کرین تو گناہون کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہین رہی ہان عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفونکو کھا لیگی۔ یعنی بپتسمہ حاصل کرکے کفارے پر ایمان لانا صرف پہلے گناہون کے واسطے کافی ہوسکتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہین جو اس کے گناہون کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہین کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہین ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیون کے خدا کے جدامجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہین۔ اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب ۲ فصل ۲ کے صفحہ ۹۳ مین تحریر فرماتے ہین کہ کوئی شخص بے گناہ نہین اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتین پیش کرتا ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت مین لکھا ہے۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت مین لکھا ہے۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہین سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت مین مذکور ہے۔ اگر ہم کہین کہ بے گناہ ہین تو اپنے تئین فریب دیتے ہین اور سچائی ہم مین نہین اور رومیون کے ۳ فصل کی ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۷ - ۱۸ و ۲۳ آیتون مین لکھا ہے۔ کوئی راستباز نہین ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہین کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہین سب گمراہ ہین سب کے سب نکمے ہین کوئی نیکی کرنیوالا نہین ایک بھی نہین اور انہون نے سلامتی کی راہ نہین پہچانی اور ان کی نظرون مین خدا کا خوف نہین اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہین اور کتب مقدسہ سے عیسائیون کا اپنی ماؤن سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتیان ۱ باب ۵ آیت۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کر سکے۔ کسی نے بیٹے کے حق مین کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑوا دیا۔ اور عیسائیون سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہین سکتا اور گناہ کرنیوالے کیواسطے کوئی قربانی نہین۔ جو عیسائیونکو نجات بخشے۔

سید محمد نذیر حسین گھٹالیان ضلع سیالکوٹ

المفتی

۶۶۔ سانڈ رکھنا

۹ - جولائی ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃ لوجہ اللہ - نسل افزائی کی نیت اگر کوئی سانڈ چھوڑے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ اصل الاشیاء اباحۃ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے۔ جنہین خداتعالےٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہین باقی حلال۔ بہت سی باتین نیت پر موقوف ہین میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید مین آیا ہے۔ فرمایا۔ مین نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے۔ وہ تو دیوتون کے نام پر دیتے یہان خاص خداتعالےٰ کے نام پر ہے۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے۔ خداتعالےٰ نے قرآن مجید مین انعام وغیرہ کو اپنی نعمتون سے فرمایا ہے۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر مین نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہو۔ تو پھر چار پائے کمزور ہون گے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکین گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہین۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) یاد رہے کہ سانڈ کو کسی رسم کی پیروی مین یا اسے پیر پیر کہکر یا اسکی پشت پر کچھ لادکر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

۶۷۔ نماز مین دُعا

۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان مین (مثلاً اُردو مین) باآواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کرتے جاوین تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان مین دعائین نماز مین کر لیا کرو فرمایا۔ دعا کو باآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خداتعالےٰ نے تو فرمایا۔ تضرعاً وخفیۃ - اور دون الجھر من القول - عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہین۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن وحدیث مین آچکی ہین۔ وہ بے شک پڑھ لیجاوین باقی دعائین جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہین وہ دل ہی مین پڑھنی چاہئین۔

۶۸۔ کنوین کو پاک کرنا

سوال ہوا۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئین مین مرجاوین تو اتنے ڈول پانی نکالنے چاہئین۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے۔

فرمایا۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے جو احادیث مین آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے ڈول نکالو اگر فلان جانور پڑے اور اتنے اگر فلان پڑے۔ یہ ہمین تو معلوم نہین اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جہان سُنت صحیحہ سے پتہ نہ ملے۔ وہان حنفی فقہ پر عمل کرلو۔

فرمایا:۔ فقہ کی معتبر کتابون مین بھی کب ایسا تعین ہے۔ ہان نجات المومنین مین لکھا ہے۔ سو اس مین تو یہ بھی لکھا ہے۔

سر لُوئے وچ دے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ حیض ونفاس کی حالت مین نماز منع ہے۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو۔

مین تمہین ایک اصل بتا دیتا ہون۔ کہ قرآن مجید مین آیا ہے۔ والرجز فاھجر۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑجاوین یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملان نجس ہونے کا فتوےٰ نہین دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہین۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(اکمل آف گولیکی)

وصیت نمبر ۱۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

میں امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گوئیکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہوں

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ اپنی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ ... فی الحال ۱۲ ... ہے دسواں حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسواں حصہ جب تک زندہ رہوں گا۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا اور مختلف مدات میں تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردوں گا۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانے کے تخمیناً ایک سو پانچ روپے کی ہیں۔ ان کے ساتویں حصے کے مبلغ ۱۵ روپیہ ... لیتا ہوں جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کردیا کروں گا اگر نہ کرسکوں تو میرے ورثا پر لازم ہوگا۔ کہ اسے ادا کریں۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو وہ جائداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر میں خود ہی ادا کردیا کروں گا۔

۵۔ میرا جنازہ احمدی امام پڑھائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ تو میں نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان جمع کرا دونگا لیکن اگر نہ کراسکوں تو میرے ورثاء پر کچھ جبر نہیں اور نہ جائداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ میں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں یا نہ کیا جاؤں اس وصیت کو اس سے تعلق نہیں یہ محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد الموصی

امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گوئیکی ضلع گوجرات

بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

گواہ شد ۔ محمد دین احمدی سندھو بقلم خود

گواہ شد ۔ محمد رمضان بقلم خود از گوئیکی

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں احمد دین عمر ۳۰ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو اس وقت ہے ۳ کنال ۲ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازیں ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیور اور مال مویشی بھی ہیں اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ماحصلہ ... روپیہ ہوتے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں رہنے دے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر پھر سب وصیت کردہ جائداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہے اگر کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے، اس جائداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد ۔ احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور

گواہ شد ۔ رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین

گواہ شد ۔ سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر ۔ ناخواندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ ۔ نشان انگوٹھا

۱۸ ...

وصیت نمبر ۱۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں امیر دین ولد نورالدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پہ ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ مشترکہ ہے۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ میں مغربی طرف کا ہے اس میں سے دسواں حصہ اور جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس میں سے دسواں حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ مغرب مکان خدابخش چپراسی۔ مشرق مسجد بوگر شاہیاں شمال مکان عمر شاہ۔ جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

امیر الدین ولد نورالدین احمدی ملک بقلم خود

بیٹے کے دستخط

احمد ولد امیر الدین بقلم خود

گواہ شد

نظام الدین عطار بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود

گواہ شد

محمد دین ولد میاں جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد میاں امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ اروڑا ولد منصبدار ذات ارائیں سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبرواکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴۔ میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ یعنی ہم چار بھائی ہین اراضی اور مکان مشترکہ ہین۔ اراضی چھ گھماؤن ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑھی جس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان۔ شمال مکان عمرالدین۔ جنوب مکان غلام حسین۔ جس پر ہمارا چارون بھائیون کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جایداد مین ہمارا کوئی شریک نہین۔ سب آج کی تاریخ سے اس جایداد کے چہارم حصہ کے حصہ مین سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جایداد جو اس وقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسوان حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ [illegible] کل [illegible] روپیہ بعد میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوا جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جایداد جسمین یہ وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایداد [illegible] شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہو اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہونگا یا میری جایداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء

العبد

اروڑا ولد منصبدار۔ نشان انگوٹھا

العبد۔ منصبدار ولد فضلدین ״ ״

العبد۔ عمردین ولد منصبدار ״ ״

العبد۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد۔ ہاشم ولد منصبدار ״ ״

گواہ شد۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ حاکم خان و میرخان افغان ״ ״ ״

گواہ شد۔ عمرالدین ولد بوڑا احمدی۔ ذات ارائین ״ ״ ״

وصیت ۲۱۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

۴۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت مین وصیت کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثاؤن کو ملے۔ نیز مین عہد کرتا ہون کہ آئندہ مین اپنی زندگی مین ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسوان حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دیا کرون گا۔ بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ عـ۲۰ـہ روپیہ ہے اس کا دسوان حصہ مبلغ عـ۲ روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد مین دیتا رہونگا۔

مورخہ ۱۰ ار اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پیالہ تحصیل کہاریان ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹبل دوم۔ بقلم خود

گواہ شد

محمد حسین دفتر قانونگوئی ظفروال بقلم خود

وصیّت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگھ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا (۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ ... روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی ... اور نقد مبلغ ... روپیہ کل جائیداد مبلغ ... روپیہ کی ہے ۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ ... روپیہ ہوتے ہین ۔ سو حسب ذیل ادا کرون گا ۔ نقد مال مبلغ ... روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ ... روپیہ عرصہ ایک سال مین بذریعہ اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل از ادائے بقیہ مبلغ ... روپیہ مجھ کو موت آ جاوے ۔ تو میرے ورثاء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آئندہ علاوہ جائیداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے ۔ فقط

مورخہ ۳ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

العبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگھ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سیکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب و سٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔ (۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری جائیداد اسوقت صرف یہ ہے ۔ ا ۔ مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے ۔ ب ۔ دکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ ج ۔ گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوند کریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن) وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جاوے اور اگر میرے ورثاء اس سے زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ اور بھی میری نجات اور مسرت روح کا موجب ہوگا۔

(۵) میری بیوی کا (کہ وہ بھی بفضلہ احمدی خاتون ہے) زیور اور ذاتی اسباب اس وصیت سے علیحدہ زوجہ موصی کی اپنی ملکیت متصور ہو۔

(۶) مین نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جنوری سنہ حال سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے ۔ (خدا تعالیٰ مجھے اس مین تادم مرگ ثابت قدم رکھے) آمین ۔ یہ میرا فعل جو خالصۃً لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت بعد الموت مین کسی طرح مانع و خارج نہ ہوگا۔

العبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب و سٹیشنر (اینجر رفیق ایجنسی) ہال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ ۔ وصیت ہذا جب ۱۳ فروری ۱۹۰۶ء کو بطور خط کے قلمبند کیگئی تھی اس وقت اس کے گواہ قاضی اکمل علی نجف گڑھی کے علاوہ جو زوجہ موصی کے حقیقی بھائی ہین اور ہنوز احمدی نہین ہوئے ۔ ڈاکٹر محمد عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبد الحی احمدی سنوری بھی تھے اور گواہان حال حسب ذیل ہین

گواہ شد ۔ حکیم غلام غوث کٹڑہ گھیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ ۔ منارہ ۔ نور پور ضلع جہلم

مسمات جیونی اہلیہ خدا بخش چک اسکندر ۔ گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انار کلی ۔ لاہور

ابوبکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینیرز ۔ کالی چوکی ۔ بمبئی

عبید اللہ احمدی ملازم حکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چودہری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسمات عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ بھوانے تحصیل و ضلع گجرات

زینب بی بی ۔ حسین بی بی دختران " " "

عزیز بیگ " " " "

میر نثار علی ۔ محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر ۔ گجرات

مسمات زینب زوجہ عبد اللہ " " " "

مہدی خان صاحب چھچھ جہان چونترہ اٹک

حمزہ " " " "

عباس " " " "

سید غلام رسول معہ اہلبیت ۔ گنٹھیالیان پسرور ۔ سیالکوٹ

کرم داد لوہار معہ اہلیہ " " " "

جواہر معہ اہلیہ و پسر احمد " " " "

حسین معہ اہلیہ " " " "

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۹ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء			۱۲۹۷	عبد اللہ صاحب	۱۲
۱۰	"	"	۱۲۶۶	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	عہ
۱۲	"	"	۳۷۶	غلام احمد صاحب	سے
۱۴	"	"	۷۳۵	منشی گلاب الدین صاحب	۳
۱۴	"	"	۶۵۴	منشی ناظر حسین صاحب	سے
۱۵	"	"	۱۱۲۲	محمد یار آتشباز	ھ
۱۶	"	"	۱۰۹۲	فضل احمد صاحب	عہ
۱۷	"	"	۱۶۷۶	محمد بخش صاحب مدرس	۱۲
۱۹	"	"	...	محمد رشید صاحب	سے
۲۰	"	"	۱۴۸۴	اقبال علی غنی	سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد صہ اور مجلد ۱۲ر بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت مبلغ ۸ر رکھی گئی تھی اور مجلد ۱۰ر ہے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک

درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۸ر اور مجلد ۱۰ر میں دیگی۔ اور اس کے ساتھ دُرّثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے بیجلد دُرّثمین بجائے ۸ر کے صرف ۴ر اور مجلد ۸ر کی بجائے ۶ر میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلیہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدان کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں کی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پُر زور بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ۱۰ر

کامن احمدی۔ الہ داد والے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ہر دو حصہ یکجا ۲ر صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۳) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں۔ ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار بدر کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔